سبق نمبر 32

[redacted]

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

[redacted]

بائبل مُقدس کی دی گئی عبارت (خروج 31:14-1 :11) میں سے جو کچھ آپ نے خدا کے ساتھ شخصی وقت کے دوران سیکھا ہے باری باری اس میں سے مختصر طور پر بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سُنیں اور جو کچھ وہ بیان کرتا ہے اس پر بحث نہ کریں۔

[redacted]

A- غورو خوض

پڑھیں۔ افسیوں 10-2:2 "مگر خدا نے اپنے رحم کی دولت سے اس بڑی محبت کے سبب سے جو اس نے ہم سے کی۔ جب قصوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ (تمکہ فضل ہی سے نجات ملی)۔ اور مسیح یسوع میں شامل کر کے اس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اُسکے ساتھ بٹھایا۔ تاکہ وہ اپنی اس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دولت دکھائے۔ کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔ کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جنکو پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا"۔

نجات ایک بخشش ہے
افسیوں 9-2:8
کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔
افسیوں 9-2:8

یا دکی ہوئی مندرجہ ذیل آیت کو بلیک یا سفید بورڈ پر اس طرح لکھیں:

بائبل کے حوالہ کو اپنے کارڈ کی پشت پر لکھیں۔

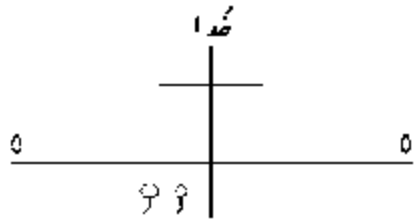
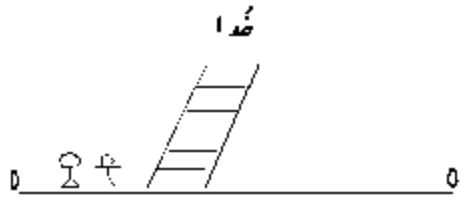
1- <u>خدا کی محبت، مہربانی اور فضل۔</u>

محبت، مہربانی اور فضل میں کیا فرق ہے؟ خدا محبت ہے (1-یوحنا 4:8)، خدا رحیم ہے (لوقا 6:36) اور خدا مہربان ہے (خروج 34:6) کیونکہ خدا ناقابل موازنہ ہے۔ گنہگاروں کے واسطے اس کی محبت ہمیشہ ناقابل موازنہ اور عجیب ہوئی (استثنا 8-7:7)۔ خدا کی مہربانی اور اس کا فضل اس کی محبت کے پہلو

ہیں۔ خدا کی مہربانی ہم پر رحم کرتی ہے جبکہ اس کا فضل ہمیں معافی بخشتا ہے۔ جب ہم آفت زدہ اور رحمت کے محتاج ہوتے ہیں تو خدا کی مہربانی ہمارے واسطے اس کی محبت ہوتی ہے۔ جب ہم مجرم اور غیر مستحق ہوتے ہیں اور معافی اور نجات کے محتاج ہوتے ہیں خدا کا فضل ہمارے واسطے محبت ہوتا ہے۔

2- نجات فضل کے سبب سے ہے نہ کہ اعمال کے۔

فضل کے وسیلہ سے نجات پانے کا مطلب ہے بالکل نامستحق ہوتے گناہ سے نجات پانا۔ یعنی گناہ کے احساس جرم سے رہائی پانا مثلاً پوری طرح معافی پانا۔ اس سے مراد ہے گناہ کی سزا سے بچ جانا یعنی ہمیشہ کی زندگی پانا۔ یعنی گناہگار فطرت کی طاقت سے نجات پانا مثلاً اب اور ہمیشہ کے لئے نئی زندگی جینے کے قابل ٹھہرنا۔ فضل کے وسیلہ سے نجات پانا، معیار کے وسیلہ سے نجات پانے سے بالکل متضاد ہے۔

اصل میں خدا کے فضل کے سبب سے نجات پانا (معیار ہے مسیح)	اپنے اعمال کے سبب سے نجات پانے کی کوشش (معیار ہے خود)۔
	
عقیدہ ہے، ہر کوئی گناہ میں پیدا ہوتا ہے، کھویا ہوا ہے اور نجات کا حاجت مند ہے (زبور 51:5؛ ایوب 14:4)	عقیدہ ہے کہ بچے بے گناہ پیدا ہوتے ہیں اور ہر کوئی مذہبی سیڑھی پر چڑھنے سے (شریعت پر عمل کرنے سے) اپنے آپ کو بچالیتا ہے۔

اعمال کے سبب سے نجات پانے کا مطلب ہے معیار کے مطابق نجات پانا یعنی ایک معیار جو ایک شخص اپنی موروثی نیکیوں اور سخت کوشش سے قائم کرسکتا ہے۔ اگر کسی کا اپنی نیکیوں کے سبب سے نجات پانا ممکن ہوتا تو انسان کے مذہبی اعمال ہی اس کے نیک اعمال ہوتے تو پھر لوگوں کو خدایا اسکے نجات بخش کاموں کی ضرورت نہ ہوتی۔ پھر لوگ خدا کی حضوری پر فخر کرتے اور کہہ سکتے تھے "میں نے اپنے آپ کو بچالیا ہے"۔

چنانچہ، بائبل بڑے واضح طور پر کہتی ہے کہ ہم نے خدا کے فضل کے سبب سے نجات پائی ہے اپنے اعمال سے نہیں۔ خدا ہی نجات کا بانی اور نجات دینے والا ہے۔ وہ نجات کو یسوع مسیح کے مرنے اور جی اٹھنے کے وسیلہ سے عمل میں لاتا ہے اور ایمان لانے والوں کو مفت انعام کے طور پر نجات بخشتا ہے۔ فضل کے وسیلہ سے نجات کا مطلب ہے کہ نجات آخر تک ایک بخشش ہے جس کے ہم حقدار نہیں اور جس کو ہم نہ کما سکتے ہیں اور نہ خرید سکتے ہیں۔

3- نجات ایمان کے وسیلہ سے ہے۔

تمام مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ ہم نے یسوع مسیح کے کفارہ کے وسیلہ سے فضل اور ایمان کے سبب نجات پائی ہے۔ تاہم مسیحی لوگ ایمان کو مختلف نظر سے دیکھتے ہیں۔ بعض مسیحی کہتے ہیں کہ ایمان خدا کی بخشش نہیں بلکہ صرف انسان کی ذمہ داری ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ایمان خدا کی بخشش بھی ہے اور انسان کی ذمہ داری بھی۔

ایمان انسان کی ذمہ داری کا نظریہ۔

مسیحی کہتے ہیں کہ الفاظ "تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے" "ایمان" کی طرف اشارہ نہیں کرتے بلکہ صرف "فضل ہی سے نجات" کی طرف کرتے ہیں۔ چنانچہ، یہ کہتے ہیں کہ "نجات" خدا کی مہربان بخشش ہے اور ایمان خدا کی مہربان بخشش نہیں اس کے برعکس یہ انسان کی ذمہ داری ہے۔ پس، یہ نظریہ پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ یہ کہتا کہ "نجات (خدا کے) فضل کے سبب سے ہے اور پھر کہتا کہ "یہ نجات انسان نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے" ایک غیر ضروری دوہرائی ہے اور اصلی یونانی زبان میں لفظ "یہ" انتہائی نظری طور پر اس کے ماضی قریب (تقلیدی لفظ) "ایمان" کی طرف اشارہ کرتا ہے بجائے ماضی بعید کے لفظ "نجات" کے۔

یہ نظریہ کہ ایمان پہلے خدا کی بخشش اور بعد میں انسان کی ذمہ داری ہے۔

ان مسیحیوں کا کہنا ہے کہ نجات کے حوالہ سے "فضل خدا کا کام ہے انسان کا نہیں" اور "ایمان" خدا کی بخشش ہے انسان کی بنائی ہوئی کوئی چیز نہیں"۔ یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ ایمان لانا اور ایمان کا عمل انسان کی ذمہ داری ہے (مرقس 1:15؛ رومیوں 1:16) اس کے باوجود افسیوں 2:4 میں اس حقیقت پر زور ہے ایمان اپنے آغاز اور اپنے اجرا دونوں صورتوں میں پوری طرح خدا پر منحصر ہے۔ انسان کی عمل نجات شروع سے آخر تک پوری طرح خدا پر منحصر ہے۔ (فلپیوں 1:6)۔ پولس رسول آیت 7 میں "خدا کے فضل کی بے نہایت دولت کی بات کر رہا تھا۔ اس فضل کا ثبوت یہ حقیقت ہے کہ انسس کے ایمانداروں نے فضل ہی کے سبب سے نجات پائی تھی۔ مبادا کہ انسی یہ سوچنا شروع کر دیتے کہ ایمان لانے کے ہوش یا عزازان کا حق ہے۔ پولس فورا کہتا ہے کہ یہ ایمان اور اس کا عمل انسان کی بنائی ہوئی چیز نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے۔

ایمان لانے اور ایمان کے عمل کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے لیکن یہ ممکن صرف اس وقت ہوتی ہے جب خدا ہمیں غیر مستحق طور پر ایمان بخشتا ہے۔ ایمان دیا ہوا ہے۔ پڑھیں اعمال 13:48؛ 18:27؛16:14؛ فلپیوں 1:29؛2:12-13؛ اور 2-پطرس 1:1۔ ایمان انسان کی ذمہ داری صرف انجیل سننے کے بعد فتح ہے۔ خدا ہی ہے جو کسی کو کسی کے پاس انجیل کی منادی کے لئے بھیجتا ہے۔ پڑھیں رومیوں 10:14-17؛ 2-تھسلنیکیوں 2:13-14؛ 2-تمتھیس 1:9-10۔

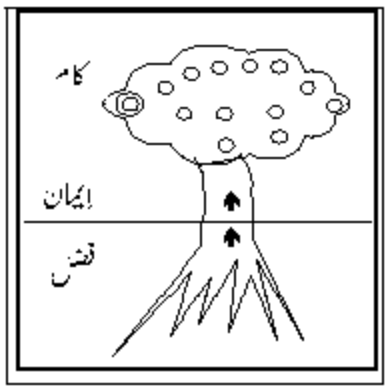
4- ایمان اور اعمال کے درمیان تعلق۔

ہم نے اپنے اعمال (شریعت پر عمل) سے نجات نہیں پائی۔

ایک اخلاقی اور دیندار زندگی جینا اور سب حکموں پر عمل کرنا زمین پر کسی شخص کو راستباز نہیں ٹھہرا تا (رومیوں 3:20)۔ ہم نے مذہبی یا نیک اعمال کے وسیلہ سے نجات نہیں پائی (افسیوں 2:9) کیونکہ یہ فضل اور صلیب پر یسوع مسیح کے کام کے سبب سے ہماری نجات کے لئے خدا سے اس کے جلال کو چھین لیا ہوتا۔ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کے سبب نجات نہیں پائی بلکہ صرف خدا کے ابدی فیصلہ کے وسیلہ سے جس پر اس نے کسی کو ہمارے پاس انجیل کی منادی کرنے کے لئے بھیج کر اور ہمارے اندر روح القدس کے عمل کا سبب پیدا کرنے کے کام کیا (2-تھسلنیکیوں 2:13-14)۔ ہمارے اندر فخر کی ہر جگہ خارج ہے۔

ہم نے نیک اعمال کرنے کے لئے نجات پائی ہے (افسیوں 2:10)۔

ہماری جسمانی تخلیق اور روحانی نئی پیدائش کا مقصد نیک اعمال کرنا ہے۔ دنیا کی تخلیق سے پہلے خدا نے منصوبہ تیار کیا تھا کہ زمین پر ہماری موجودگی کا ایک



بڑا اہم اور معنی خیز مقصد ہوگا (افسیوں 1:4)۔ ہماری ساری زندگی نیک اعمال سے بھری ہوئی۔ جس کو خدا نے تیار کیا کہ ہم اس میں چلیں گے۔ چنانچہ تمام نیک اعمال جو ہمیں کرنے ہوتے وہ ہمارے بنائے ہوئے نہیں بلکہ خدا کے تیار کئے ہوئے ہیں۔

تمام نیک اعمال خدا کی طرف سے خدا کے وسیلہ سے اور خدا کے واسطے ہیں۔ خدا ہی نیک اعمال کا بانی ہے۔ نیک اعمال کے لائق بنانے والا اور نیک اعمال کی منزل مقصود ہے۔ ہماری زندگی، حال، ماضی اور مستقبل میں صرف خدا پر منحصر ہے۔ اس کی تمجید ہوتی رہے (رومیوں 11:36)۔

نجات کو ایک سرسبز اور پھلدار درخت سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ نجات کی جڑ خدا کا فضل ہے جس میں وہ ہمیں اپنا روح القدس اور ایمان بخشتا ہے۔ نیک اعمال نجات کا پھل ہیں جو اس نے ہمارے چلنے کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہم ایماندار مسیحیوں کو چاہیے کہ بہت سا قائم رہنے والا پھل لائیں (یوحنا 15:5-16)۔ ہمارا مسیحی درجہ اور اعمال ہمارے مسیحی ایمان کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور اس ایمان کو مکمل کرتے ہیں (یعقوب 2:22)۔

B- یاددہانی اور نظر ثانی

1- لکھیں: بائبل مقدس کی آیت کو خالی کارڈ یا اپنی نوٹ بک کے صفحہ پر لکھیں۔

2- یاد کریں: بائبل مقدس کی آیت کو درست طور پر یاد کریں۔ رفاقت (افسیوں 2:8-9)۔

3- نظر ثانی کریں: دو دو ہو جائیں اور ایک دوسرے کی پچھلی یاد کی ہوئی آیت کو چیک کریں۔

[redacted]

بائبل سٹڈی کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں اور مل کر افسیوں 4:1-16 کا مطالعہ کریں

قدم 1: پڑھنا	خدا کا کلام
پڑھیں: آئیں ہم مل کر افسیوں 4:1-16 کو پڑھیں۔	
آئیں ہم مل کر باری باری آیت پڑھیں	

قدم 2 دریافت کریں **مشاہدات**

غور کریں: اس عبارت میں آپ کے لئے کونسی سچائی اہم ہے؟ یا اس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے دل و دماغ کو چھوتی ہے؟

قلم بند کریں: ایک یا دو سچائیاں دریافت کریں جس کی آپ کو سمجھ آئی ہے۔ ان کے متعلق سوچیں اور اپنی نوٹ بک میں اپنے خیالات قلم بند کریں۔

بیان کریں: (گروپ کے ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد باری باری بیان کریں۔ آئیں ہم نے جو کچھ دریافت کیا ہے باری باری ایک دوسرے سے بیان کریں)۔

(بیان کرنے والے لوگوں نے جو دریافت کیا اس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ یاد رکھیں ہر چھوٹے گروپ میں ارکان مختلف چیزیں بیان کریں گے۔ ضروری نہیں کہ یہی چیزیں بیان کریں)۔

4:1-11

دریافت نمبر 1۔ یہ کلیسیا اور ہر جماعت کی بڑھوتی، اتحاد اور غیر یکسانیت پر منحصر ہے۔

کلیسیا کی بڑھوتی کا انحصار کلیسیا کے اتحاد پر ہے۔ کلیسیا یہ اتحاد ایک بار پھر زندگی کی اس قسم پر منحصر ہے جو مسیحی فروغ دار رہا ہے۔ جب تمام مسیحی اپنی بلاہت کے لائق زندگی گذاریں گے (جس کا مطلب ہے ایسی زندگی گذارنا جس کی پہچان، کمال فروتنی، تحمل، برداشت اور محبت ہو) تو کلیسیا بڑی آسانی سے ایک اتحاد بن کر ترقی کرتی جائے گی (افسیوں 4:1-6)۔

کلیسیا کی بڑھوتی کا انحصار کلیسیا کی غیر یکسانیت پر ہے۔ اس غیر یکسانیت کا انحصار ایک بار پھر لوگوں کی روحانی نعمتوں کے عمل پر ہے۔ جب تمام مسیحی اپنی اپنی نعمتوں کے ساتھ دوسروں کی خدمت کریں گے تو کلیسیا بڑی آسانی سے ایک اتحاد بن کر ترقی کرتی جائے گی۔ ہر مسیحی ضرورت مند محسوس ہوگا اور دوسرے مسیحی کو بھی ضرورت مند ہونے کا احساس دلائے گا (افسیوں 4:7-11)

4:12-16

دریافت نمبر 2۔ کلیسیا اور ہر ایک جماعت کی بڑھوتی کلیسیا کے تعلقات، بلوغت اور خدمات پر منحصر ہے۔

سچائی اور محبت کا تعلق (افسیوں 4:15) کلیسیا کو بڑھائے گا۔ بالغ مسیحی جو شخصی مسیحی نافلیت رکھتے ہیں (افسیوں 4:13-14) کلیسیا کو بڑھائیں گے۔ مختلف اقسام کی مسیحی خدمات (افسیوں 4:12,16) کلیسیا کو بڑھائیں گی۔ کلیسیا میں جتنی زیادہ خدمات ہوگی کلیسیا میں اسی قدر مسیحی زیادہ اقسام کے سرگرم کام کریں گے۔ ایک قسم پر مبنی اتحاد کلیسیا کی ترقی کا گلا گھونٹ دے گا جبکہ مختلف اقسام کی خدمات پر مبنی اتحاد کلیسیا کی ترقی کو بڑھاوا دیگا۔

قدم 3:	سوال	وضاحت
غور کریں۔	اس عبارت میں کونسا سوال ہے جو آپ اس گروپ سے پوچھنا چاہیں گے؟	
	آیئے ہم افسیوں 4:1-16 میں تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان باتوں کے بارے سوالات کریں جس کی ابھی سمجھ نہیں آئی۔	
پرکھیں۔	اپنے سوالات کو جس قدر ممکن ہو واضح طور پر مرتب کریں۔ پھر اپنے سوال کو اپنی نوٹ بک میں لکھ لیں۔	
بیان کرنا۔	(گروپ کے ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ لینے کے بعد ہر کسی کو اپنا سوال پوچھنے کا موقع دیں)۔	
گفتگو۔	پھر ان میں سے چند سوالات کو چن لیں اور گروپ میں باہمی تبادلہ خیال کرنے سے ان کے جواب دینے کی کوشش کریں)۔	
	(ان سوالوں کی چند مثالیں جو طلبہ پوچھ سکتے ہیں اور کچھ سوالات کی گفتگو کے متعلق نوٹس مندرجہ ذیل ہیں۔	

(1) کلیسیا کا مقصد ظاہری طور پر مسیحی زندگی جینا ہے۔

4:1-2

سوال نمبر 1: خدا نے مسیحیوں کو کلیسیا میں کس قسم کی زندگی جینے کے لئے بلایا ہے؟

نوٹس۔ افسیوں 4:1 کہتا ہے "اس بلاوے سے تم بلائے گئے تھے اس کے لائق چال چلو" جو زندگی خدا کے بلاوے کے لائق ہے اس کی پہچان سات پاک رسموں پر عمل کرنا ہے یعنی فروتنی، حلم، صبر، ایک دوسرے کو برداشت کرنا، محبت، اتحاد اور اطمینان۔ مثال کے طور پر:

حلم کیا ہے؟

ایک مسیحی جو فروتن یا حلیم ہے وہ تکلیف دہ تناؤ رکھنے کی بجائے اس کو برداشت کرنے کی باطنی قوت رکھتا ہے۔ ایک حلیم مسیحی یقیناً کمزور یا ریڑھ کی ہڈی کے بغیر نہیں ہوتا جو ہر قسم کی ہوا کے آگے جھکنے کو تیار ہو۔ اس کے برعکس یہ اشتعال انگیز حالت میں بھی فرمانبردار ہوتا ہے۔ یہ آسانی سے منفی ردعمل کے لئے مشتعل نہیں ہوتا نہ یہ جلد بازی میں وہ کام کرتا ہے جو دوسرے لوگ بطور شخصی حملے کیا کرتے ہیں۔ یہ اپنے حقوق پر زور دینے میں کم رفتار ہوتا ہے۔ حقیقت ہے کہ اس کو احساس ہوتا ہے کہ یہ بالکل ایسے حقوق نہیں رکھتا جو نظری طور پر اس کے ہیں اور اس کے تمام حقوق اس کو فضل کے وسیلہ سے ملے ہیں۔

اطمینان کیا ہے؟

ایک مسیحی خدا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اطمینان (صلح) رکھتا ہے۔ خدا کے ساتھ اطمینان کا مطلب احساس جرم سے آزادی ہے۔ یہ ایک قانونیت ہے کہ ماضی کے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ اطمینان کا مطلب خوف سے آزادی ہے۔ یہ ایک قانونیت ہے کہ موجودہ مشکلات بھلائی سے مغلوب ہیں۔ اطمینان کا مطلب ترک کئے جانے کے احساس سے آزادی ہے۔ یہ ایک قانونیت ہے کہ مستقبل خدا سے جدائی نہیں لا سکتا۔ خدا کے ساتھ اطمینان آرام کے لئے بے آرام ذہن لاتا ہے۔ ایک خالی دل کو تسلی سے بھر دیتا ہے اور شکستہ زندگی کو دوبارہ مکمل کر دیتا ہے۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ اطمینان کا مطلب احساس گناہ، خوف، دوسروں سے روکے جانے کے احساس کا خاتمہ ہے۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ اطمینان کا مطلب ہے کہ غیر یکسانیت ہم آہنگی کے تعلقات اور ایک دوسرے کی قبولیت میں حائل نہیں ہے۔

---

(2) کلیسیا کا مقصد غیر یکسانیت میں اتحاد قائم رکھنا ہونا چاہئے۔

4:3

سوال نمبر 2: مسیحی عملی طور پر روح کے اتحاد کو کس طرح برقرار رکھتے ہیں؟

نوٹس: مسیحیوں کے واسطے عملی طور پر اتحاد کو برقرار رکھنے کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- اپنے آپ کو کسی فرقہ کا رکن سمجھنے کی بجائے مسیح کے بدن سے تعلق رکھنے والا رکن سمجھیں۔
- رسولوں کا عقیدہ اور خداوند کی اعلیٰ دعائے ربانی کو استعمال کریں۔
- اپنے علاقہ کے ہر ایک ربانی کے پاس پہنچنے کے لئے مسیحی جماعتوں سے مشاورت کریں۔
- اپنے پڑوس میں مسیحیوں سے کم از کم سال میں ایک بار ملیں۔ اکٹھے ہو کر گیت گائیں، بائبل کی پڑھی ہوئی عبارات میں سے دریافت کردہ باتیں ایک دوسرے کو بتائیں۔ مل کر دعا کریں اور رفاقت رکھیں۔
- اپنے پڑوس میں جدوجہد کرنے والی جماعت کی مدد کریں۔

4:4-6

سوال نمبر 3: ہمیں کلیسیا کے اتحاد کو کس طرح سمجھنا چاہئے؟

نوٹس: انسیوں 4:1-6 میں کلیسیا کے اتحاد پر زور ہے۔ کلیسیا کا اتحاد ظاہری اور جماعتی نہیں بلکہ باطنی اور عضوی ہوتا ہے۔ یہ کسی تنظیم یا جماعت کی وضع کردہ برتری نہیں بلکہ ہمارے اندر سکونت پذیر مسیح کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بائبل کے مطابق ہر ایک جماعت پوری طرح اپنے بزرگوں کی مجلس مشاورت کی قیادت کے تحت خودمختار ہوتی ہے یعنی ساری جماعتیں اجتماعی طور پر اپنے بادشاہ خداوند مسیح کی قیادت کے تحت باہمی منحصر ہوتی ہیں (نہ کہ جماعتی مجلس مشاورت یا کانفرنس کے) اور کیونکہ کلیسیا (دنیا میں تمام جماعتیں) ایک روحانی اتحاد مسیح کا بدن ہے، ہم مسیحیوں کو چاہئے کہ اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ یہ اتحاد تنظیمی اتحاد کا وضع کردہ نہیں بلکہ روحانی اتحاد کا وضع کردہ ہے۔ مسیحی پوری دنیا میں ایک ہی خدا کی عبادت کرنے سے کلیسیا کے اتحاد کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کو گناہوں سے نجات دینے والا ایک ہی منجی ہے۔ یہ ایک روح القدس رکھتے ہیں جو ان کے اندر سکونت کرتا ہے۔ یہ ایک ہی ایمان رکھتے ہیں جس طرح بائبل میں درج ہے۔ یہ ایک ہی محبت اور ایک ہی امید رکھتے ہیں۔

(3) کلیسیا کا مقصد اتحاد میں غیر یکسانیت قائم رکھنا ہے۔

4:7

سوال 4: مسیحیوں کو روحانی نعمتوں کے فرق کو کس طرح دیکھنا چاہئے؟

نوٹس: انسیوں 4:7-11 میں کلیسیا کی غیر یکسانیت پر زور ہے۔ غیر یکساں نعمتیں اور فضل فرق فرق روحانی نعمتوں کا نتیجہ ہے جو خود خداوند مسیح نے دنیا میں اپنی کلیسیا کو دی ہیں۔

مسیح کے بدن کے اعضا کے درمیان روح کی نعمتیں بہت فرق فرق ہیں۔ 1- کرنتھیوں 12:7-11؛ 1- کرنتھیوں 12:28-30؛ رومیوں 12:4-8 اور انسیوں 4:11 میں روحانی نعمتوں کی فہرستیں مکمل یا تمام نہیں ہیں۔ الگ الگ نعمتیں اور فضل کلیسیا کے اتحاد کو ترقی دیتے ہیں کیونکہ ہر رکن خدا کے فضل

اور اس کی نعمتوں کو دوسروں کی خدمت کے لئے استعمال کرتا ہے اور جواب میں دوسرے مسیحیوں کی خدمات کا محتاج ہوتا ہے۔ مسیحیوں کو مختلف اقسام کی خدمات کے واسطے تیار کرنے، ساری دنیا میں مسیحی کلیسیا کو قائم کرنے اور خدا کو جلال دینے کے لئے حاصل کی ہیں (جس میں ہر مقامی جماعت شامل ہے)۔

ہم مسیحیوں کو روحانی نعمتوں سے متعلق چار اہم باتیں یاد رکھنی چاہئیں:

- ہمیں روحانی نعمت کو ایک بخشش سمجھنا چاہئے (1- کرنتھیوں 12:11؛ افسیوں 4:7-8) نہ کہ اپنے ہنر یا صنعت کاری کی پیداوار۔
- ہمیں اپنی روحانی نعمت کو بہت ساری روحانی نعمتوں میں سے ایک اور وسعت میں محدود "ایک نئی نعمت" کے طور پر دیکھنا چاہئے (افسیوں 4:7)
- ہمیں سمجھنا چاہئے کہ چند نعمتیں عمل (خدمات) ہیں مثلاً "تعلیم" (رومیوں 12:7) اور باقی عہدے (مقرر کردہ خادم) ہیں یعنی "استاد" (افسیوں 4:11)۔
- ہمیں اپنی نعمتوں کو اپنے جلال کے لئے نہیں بلکہ پوری کلیسیا کے فائدے اور خدا کے جلال کے لئے استعمال کرنا چاہئے (1-پطرس 4:10-14)

4:8-10

سوال 5: یسوع کے پیچھے جانے اور آسمان پر اُٹھائے جانے سے کیا مُراد ہے؟

نوٹس۔

a- پرانے عہدنامہ اور نئے عہدنامہ میں متن۔

پرانے عہدنامہ میں زبور 68:18 کی باتوں کا نئے عہدنامہ افسیوں 4:8 میں حوالہ نہیں دیا بلکہ اطلاق کیا ہے۔ پرانے عہدنامہ میں زبور خدا کے بارے میں جو کہتا ہے نئے عہدنامہ میں یسوع مسیح کی موت میں اپنی تکمیل پاتا ہے۔ کیونکہ مسیحیوں کے پاس وہ قسم کی بائبل نہیں صرف ایک ہے جو ایک اصل مصنف یعنی روح القدس کا الہام ہے (2- تیمتھیس 3:16) اور کیونکہ پرانے عہدنامہ کو نئے عہدنامہ کے مکاشفہ میں اچھی طرح واضح کیا گیا ہے۔ پولس رسول اس کا اطلاق کرنے کا حق رکھتا ہے جو پرانے عہدنامہ میں خدا سے لے کر نئے عہدنامہ میں یسوع مسیح کے متعلق کہا گیا ہے۔

پرانے عہدنامہ میں خدا نے زمین پر اپنے دشمنوں کو فتح کیا۔ مفتوح لوگوں سے تحائف وصول کئے اور فاتحانہ انداز میں اپنے ساتھ بہت سے قیدیوں کو لے کر آسمان پر چڑھ گیا۔ نئے عہدنامہ میں یسوع مسیح نے زمین پر اپنی موت اور جی اٹھنے سے فتح حاصل کی، زمین پر لوگوں کو نعمتیں بخشیں اور فاتحانہ انداز میں اپنے قافلہ کے ساتھ اپنے مفتوحوں کو لے کر آسمان پر چڑھ گیا۔

(جس طرح 2- کرنتھیوں 2:14 اور افسیوں 4:8 میں وہ مسیحی ہیں جو اس کی بہت بہتر باتی (رحمت) اور فضل (معافی) سے فتح ہو چکے ہیں۔ اب وہ یسوع مسیح کے فاتح جلوس میں اس کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں (جو اس کے آسمان پر جانے سے شروع ہوا تھا)۔ یسوع مسیح نے ان کو بطور مالِ غنیمت اور نجات کے کام کی تکمیل کا انعام حاصل کیا ہے۔

اس نے دینے کے لئے لیا۔ اس نے ان قیدیوں کو لیا تاکہ ان کو زمین پر بادشاہی کا کام کرنے کے لئے بادشاہی عطا کرے۔ افسیوں 4:11 میں، رسول

نبی، مبشر، چرواہے اور استاد مہربانی کی عطائیں جو مسیح نے مسیحی کلیسیا کو دیئے (یعنی تنظیم کو انفرادی طور پر نہیں) تاکہ مسیحیوں کو مسیح کے بدن میں خدمت کے کام کے واسطے تربیت دے اور تیار کرے۔ افسیوں 4:11 میں بیان ہے کہ نعمتیں/اعمال (خدمات) کی بجائے عہدے (مقرر و خادم) ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ عہدے ہر جماعت میں ایلڈرز کی قیادت میں کام کریں (اعمال 14:23؛ ططس 1:5؛ 1-پطرس 5:1)۔ بعض اوقات ایلڈرز کے پاس یہ روحانی نعمتیں ہو سکتی ہیں لیکن یہ روحانی نعمتیں ایک ایلڈر بننے کی شرط نہیں ہیں۔ یہ روحانی نعمتیں عام ارکان کے پاس بھی ہو سکتی ہیں۔

b- مسیح کا مجسم ہونا اور آسمان پر جانا۔

یسوع مسیح کا "پاتال" یا "زمین کے نیچے" جانا "فلک الافلاک" پر چڑھنے سے بالکل فرق ہے۔ پولس رسول اور پطرس رسول (1-پطرس 3:18-22) میں یسوع کے "نچلی جگہ" پر عالم ارواح میں جانے کا ذکر نہیں کر رہا بلکہ زمین پر رہنے والے ہر انسان سے زیادہ کمتر جگہ کا ذکر کر رہا ہے۔ بے شک یسوع مسیح پوری طرح خدا کے برابر تھا اس نے اپنے آپ کو اپنی جلالی حیثیت سے خالی کر دیا۔ انسان کی کمزوری انسانیت اپنائی، سب لوگوں کا خادم بنا، لوگوں کے گناہوں کی خاطر ایک مجرم کی موت مرا (فلپیوں 2:5-8) اور آخر اپنی انسانی نظر سے میں خدا کی طرف سے چھوڑ دیا گیا (متی 27:46)۔

چنانچہ خدا نے اس کائنات میں سب سے اونچی جگہ پر سربلند کیا تاکہ ایک دن ہر گھٹنا اس کے آگے جھکے اور ہر زبان اقرار کرے کہ وہی بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے (یسعیاہ 45:23؛ فلپیوں 2:9-11؛ 1-پطرس 3:22)۔ کوئی بھی توقع نہیں رکھتا کہ یسوع بھی دنیا کا گناہ اپنے اوپر لینے اور عالم ارواح کی "تکلیف" سہنے کی حد تک گیا (متی 27:46)۔ کوئی بھی توقع نہیں رکھتا کہ یسوع مسیح کبھی خدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھے، اس دنیا کی تاریخ میں خدا کے نجات بخش منصوبے کو ظاہر کرنے اور اس کا انتظام چلانے کی حیثیت تک سربلند ہوا (مکاشفہ 5:1-14)۔

c- مسیح کی مکمل بادشاہی۔

یسوع مسیح کی فتح یابی اس وقت مکمل ہوگی جب وہ ساری کائنات کو معمور (مکمل، کامل) کریگا (افسیوں 4:9)۔ وہ مسیحی کلیسیا کو اپنی معموری سے بھر دیگا (افسیوں 1:23؛ 2-پطرس 1:1-4؛ یوحنا 3:1-3)۔ وہ اس وقت تک بادشاہی کریگا جب تک اپنے سب دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے کی چوکی نہ کر لے (1-کرنتھیوں 15:25)۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر چیز کو اپنی سرداری میں لے لے گا (افسیوں 1:10)۔ آخر اس کی بادشاہی پوری کائنات کو معمور کر دیگی (دانی ایل 2:44) اور اس کی بادشاہی ہمیشہ کی ہوگی (2-پطرس 1:11)۔

---

(4) کلیسیا کا مقصد تمام مسیحیوں کو چند خدمات کے لئے تربیت دینا ہے۔

4:11-12

سوال 6: ایک جماعت اپنے مسیحیوں کو کس طرح تربیت دیتی ہے؟

نوٹس۔

ایک جماعت مسیحیوں کو ان مقررہ استادوں کے ذریعے تربیت دیتی ہے جنہوں نے تربیت دینے کی نعمتیں حاصل کی ہیں۔ یہ مسیح اور ایلڈرز کے مقرر کئے ہوئے ہوتے ہیں تاکہ بطور رسول، نبی، مبشر اور استاد خدمت کریں۔

- نبی وہ ہوتے ہیں جو بائبل کے پیغامات کی منادی کرتے ہیں۔
- مبشر وہ ہوتے ہیں جو غیر مسیحیوں میں انجیل کی منادی کرتے ہیں۔
- چرواہے وہ ہوتے ہیں جو مسیحی گلوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔
- استاد وہ ہوتے ہیں جو بائبل کی صداقت کی تعلیم دیتے ہیں۔

جو مسیحی دوسروں کو تربیت دینے کی مہربان نعمتیں حاصل کر چکے ہوں وہ جماعت کے لیڈر نہیں ہوتے کیونکہ جماعت کے لیڈر "ایلڈرز کی مجلس عاملہ" میں کام کرنے والے بزرگ ہوتے ہیں۔ 1- تمتھیس 4:14۔ ان کو ہمیشہ ہر جماعت میں ایلڈرز کے اختیار اور نگرانی میں کام کرنا چاہئے۔ بے شک ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات بزرگوں نے تربیت دینے کی نعمتیں حاصل کی ہوں (1- تمتھیس 5:17)۔

b- تربیت دینے والی نعمتوں کا مقصد۔

جن مسیحیوں نے تربیت دینے کی نعمتیں حاصل کی ہوں ان کو چاہئے کہ دوسرے مسیحیوں کو تربیت دیں تاکہ وہ مسیح کے بدن (کلیسیا) میں اپنی خدمت کے کام کو انجام دے سکیں۔ چنانچہ، تمام مسیحیوں کو کچھ خدماتی کام کرنے کے لئے تربیت لینی چاہئے۔ یا ایک جماعت (مقامی کلیسیا) اور عالمگیر کلیسیا میں بھی کئی قسم کی خدمات سرانجام دینے کے لئے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بعض مسیحی مبشر، خدمت، شاگرد بنانے، اسی طرح مسیحی منادی، تعلیم، مشورت، خدمت، حفاظت کرنے، بعض بچوں میں، بعض نوجوانوں میں، بعض بزرگوں میں، بعض ملک کے باشندوں اور پردیسیوں میں خدمت کرنے کے لئے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ کسی جماعت کے کسی رکن کو اپنی جماعت میں غیر متحرک شرکت نہیں کرنی چاہئے۔ ہر رکن کو آخر کار کام میں حصہ لینا چاہئے جو یسوع مسیح نے اس کے سپرد کر رکھا ہے (مرقس 13:34؛ 1- کرنتھیوں 3:5-6)۔

مسیحی کلیسیا پہلے ہی زمین پر بااثر لوگوں کی جماعت ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بڑی شراکت ہے۔ چنانچہ، اگر آج دنیا میں ہر مسیحی خدمت کا ایک کام کرے تو مسیحی کلیسیا زمین پر اور بھی بااثر ہو جائے گی۔ مسیحی پہلے ہی زمین پر ہر قوم کو یسوع مسیح کے بارے بتا رہے ہیں۔ مسیحی پہلے ہی دنیا میں ہر جگہ صحت مند خاندان اور معاشرے قائم کرنے میں شریک ہیں۔ مسیحی سکولوں، ہسپتالوں اور معاشروں کے دیگر حصوں میں مثبت حصہ ڈال رہے ہیں۔ مسیحی دنیا کو پڑھنے کے لئے اچھی کتابیں اور میگزین مہیا کرتے ہیں۔ گانے کے لئے اچھی اچھی موسیقی اور دیکھنے کے لئے اچھے ٹی وی پروگرامز دیتے ہیں۔ مسیحیوں کو خدا کی بادشاہی قائم کرنے میں اوزار بھی بننا چاہئے۔ بادشاہی زمین پر لوگوں کے دلوں اور زندگیوں میں یسوع مسیح کی حکمرانی ہے (کلسیوں 1:13)۔

---

(5) کلیسیا کا مقصد مسیحیوں میں تعلقات قائم کرنا ہے۔

4:13

سوال 7: ایک جماعت اپنے مسیحیوں میں کس طرح تعلقات قائم کرتی ہے؟

نوٹس۔ ہر جماعت کے ہر رکن کو مسیحی تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔

تعلقات ایک دوسرے کے حقوق و فرائض پر مبنی ہوتے ہیں۔

ہم مسیحی "ایک دوسرے کے حقوق و فرائض" پورے کرنے سے ایک دوسرے کو قبول کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

ایک دوسرے کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔تعلیم دیتے اور پوری حکمت کے ساتھ ایک دوسرے کی اصلاح کرتے ہیں۔

تعلقات عالمی مسیحی ایمان اور مسیح کے شخصی علم پر مبنی ہوتے ہیں۔

آیت 13 کہتی ہے" جب تک ہم سب کے سب خدا کے بیٹے کے ایمان اور اس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں"۔ ہمارے تعلقات میں ایمان کی بنیاد پر اتحاد ہونا چاہئے۔ ایمان پر زور معرفتی لحاظ سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عالمگیر کلیسیا میں اور جماعت میں اتحاد بائبل کی تعلیمات کی بنیاد پر درست وضاحت ہونی چاہئے جو مسیحی ایمان قائم کرتی ہے۔

ہمارے تعلقات میں اتحاد یسوع مسیح کے علم کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔معرفتی لحاظ سے علم پر زور ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عالمگیر کلیسیا اور ہر ایک جماعت میں اتحاد یسوع مسیح کو بطور شخصی نجات دہندہ جاننے والے ہر مسیحی پر ہونا چاہئے اور یسوع مسیح کو جاننا اس بات کو عمل میں لاتا ہے کہ ہم مسیحی اس کی ساتھ ایک جاری رہنے والی شخصی اور قضی رفاقت برقرار رکھیں۔

چنانچہ مسیحیوں کے درمیان تعلقات کو یسوع مسیح کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر مسیحی اور بائبل کی تعلیمات کو جاننے والے اور بائبل کی باتوں پر عمل کرنے والے ہر مسیحی کے تعلقات کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔

---

(6) کلیسیا کا مقصد تمام مسیحیوں کی پورے قد تک اصلاح کرنا ہے۔

سوال 8: ایک جماعت اپنے مسیحیوں کی اصلاح کس طرح کرتی ہے؟

نوٹس۔

شاگردیت کا مقصد پورے قد تک پہنچنا ہے۔

عمل مسیحی کو چاہئے کہ دوسرے مسیحیوں کی مدد کے ساتھ مسیحیوں کی اصلاح کرے۔ افسیوں 4:13-14 کہتا ہے" جب تک ہم سب کے سب ..... مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔تاکہ آگے کو ہم بچے نہ رہیں اور آدمیوں کی بازیگری اور مکاری کے جس سے انکے گمراہ کرنے والے منصوبوں کی طرف سے ایک تعلیم کے ہر جھونکے سے موجوں کی طرح اچھلتے نہ پھریں"۔ ہم نئے ایمانداروں کو مسیح کے شاگرد بنانے کے لئے یسوع مسیح کے ساتھ چلنے والا بنانے اور یسوع مسیح کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے کردار کی ترقی کی نشوونما میں ان کی مدد کریں۔ پورے قد کا اندازہ مسیح سے مشابہت رکھنا ہے۔

شاگردیت کے نتائج، استحکام، سچائی اور محبت ہیں۔

آیت 14 تا 15 کے مطابق پورے قد کے ظاہری نتائج استحکام، سچائی اور محبت ہیں۔یسوع مسیح کے شاگرد کی خوبی بائبل کی تعلیمات پر اپنے عقائد، باتوں اور اعمال کی سچائی اور اپنے تعلقات اور رویہ میں محبت کے باعث قائم رہنا ہے۔

چوتھا قدم: **عمل** **اطلاقات**

غور کریں: اس عبارت میں کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟

بیان اور قلم بند کریں: آپ خود ہم ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور افسیوں 4:1-16 میں سے ممکن اطلاقات کی ایک فہرست بنائیں

غور کریں: کونسا ممکن عمل ہے جو خدا چاہتا ہے کہ آپ کے شخصی عمل میں تبدیل ہو جائے؟

قلم بند کریں: اس شخصی عمل کو تحریر کر لیں۔ اپنا شخصی عمل بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں پر عمل کریں گے یا ایک ہی سچائی کے مختلف اطلاقات بنائیں گے۔ ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے)۔

1- <u>افسیوں 4:1-16 میں سے ممکن اطلاقات کی مثالیں:</u>

4:1 اپنی زندگی یسوع مسیح کے بلاوے کے لائق گذاریں۔

4:1 فروتن اور حلیم بننا سیکھیں۔ اشتعال میں بھی فرمانبردار رہیں۔ آسانی سے منفی ردعمل کے لئے مشتعل نہ ہوں۔ ان باتوں کو جلد بازی سے نہ لیں جو لوگ بطور شخصی حملے کہتے یا کرتے ہیں۔ اپنے حقوق پر اصرار نہ کریں۔

4:3 ہر کوشش اپنی جماعت اور خاندانی کلیسیا میں اتحاد قائم رکھنے کے لئے کریں۔

4:4-6 یاد رکھیں کہ خدا ایک (سب کے اوپر، سب کے درمیان اور سب کے اندر) ہے۔ ایک ہی خداوند یسوع مسیح (خدا جس نے انسانی تاریخ میں انسانی نظر سے اپنائی) اور ایک ہی روح القدس ہے (خدا جو اپنا نمائندوں کے دلوں اور زندگیوں میں حکومت کرتا ہے) (1- کرنتھیوں 8:6) یاد رکھیں دنیا میں ایک ہی کتاب مقدس ہے (بائبل جو ایک ایمان کی تعلیم دیتی ہے، جو خدا چاہتا ہے)۔ یاد رکھیں کہ دنیا میں ایک کلیسیا (مسیح کا بدن) ہے۔ تمام جماعتیں یا خاندانوں رفاقتیں اسی ایک بدن سے تعلق رکھتی ہیں جیسے جسمانی اعضا ایک ہی بدن سے تعلق رکھتے ہیں۔

4:7 اس حقیقت کو قبول کریں کہ آپ کی روحانی نعمت ایک محدود نعمت ہے یسوع مسیح اس کو جانتا ہے اور یہ محدود ہے

4:11-12 اگر آپ چرواہے، استاد، مبشر، منادی یا مشنری ہیں تو آپ کی بنیادی ذمہ داری دوسرے ایمانداروں کی تربیت کرنا ہے تاکہ وہ بدن میں حصہ بنا، ایک دوسرے کی خدمت کرنا اور بدن کی قیمتی میں مدد کرنا شروع کریں روایتی "پاسبانوں" کو چاہئے کہ جماعت میں ہر کام خود کرنا بند کریں۔ بدن کا سر (یسوع مسیح) بھی چاہتا ہے کہ دوسرے سب ارکان کام کریں۔

4:13-14 آپ کا مقصد ترقی اور قبول ہونا چاہئے تاکہ آپ پورے قد تک پہنچ سکیں پورے قد تک پہنچنے کا معیار مسیح سے مشابہت رکھنا ہے پختگی کے دو بڑے علامتیں ہیں: آپ کا شخصی علم اور یسوع مسیح کے ساتھ آپ کا شخصی تعلق اور بائبل پر مبنی مسیحی ایمان کے بارے آپ کی علامات۔

4:15-16 آپ کا شخصی مقصد زیادہ سے زیادہ یسوع مسیح کے مشکل نظر آنے کے لئے شخصی ترقی کرنا اور خاندانی کلیسیا کی پختگی میں حصہ بنا ہونا چاہئے۔

2- <u>شخصی اطلاقات کی مثالیں۔</u>

a- اب سے میں چند مسیحیوں کو مسیح کے پورے قد تک شاگرد بنانے کے لئے وقف کرنا چاہتا ہوں۔ میں مسیح کے ساتھ تعلق میں ترقی کے لئے مسیحی زندگی گزارنے اور بائبل کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔

b- میں جماعت اور خاندانی کلیسیا میں خدمت کے کچھ کام کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مسیحیوں کو تربیت دینا چاہتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو تیار کرنا چاہتا ہوں کہ نئے مسیحیوں کو انجیل بتائیں، شاگرد بنائیں اور آگے منادی کریں اور تعلیم دیں

قدم 5: دُعا	جواب
آیئے ہم باری باری ایک سچائی کے متعلق دُعا کریں جو خدا نے انسیوں 4:16 میں ہمیں سکھائی ہے۔ (آپ نے اس بائبل سٹڈی کے دوران جو کچھ سیکھا ہے اپنی دُعا میں اس کا جواب دیں۔ صرف ایک یا دو لفظوں میں دُعا کرنے کی مشق کریں)۔ یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے متعلق دُعا کریں گے)۔	

[redacted]

دو دو یا تین تین کے گروپس میں دُعا جاری رکھیں۔ ایک دُوسرے کے لئے اور دُنیا کے لوگوں کے لئے دُعا کریں۔

[redacted]

گروپ لیڈر۔ گروپ کے ارکان کو مختصر پریہ تیار کرنے کے لئے تحریری طور پر دیں یا ان کو اس کی نقل کرنے دیں۔

1- <u>معاہدہ۔ شاگرد بنانے کا عہد کریں:</u>
کسی دُوسرے شخص یا لوگوں کے گروپ کے ساتھ مل کر انسیوں 4:1-16 کی منادی کریں، تعلیم دیں یا بائبل سٹڈی کریں۔

2- <u>خدا کے ساتھ شخصی وقت:</u>
خروج 16:1-19:25 میں سے روزانہ نصف باب سے خدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔ پسندیدہ سچائی کا طریقہ کار استعمال کریں۔ نوٹس تیار کریں۔

3- <u>یاددہانی۔</u> رفاقت: انسیوں 2:8-9۔ بائبل مقدس کی پچھلی یاد کی ہوئی 5 آیات کی روزانہ دوہرائی کریں۔

4- <u>دُعا:</u> اس ہفتہ کسی خاص شخص یا چیز کے لئے دُعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا کر رہا ہے (زبور 5:3)۔

5- اپنی نوٹ بک میں شاگرد بنانے کے متعلق نیا اندراج کریں۔ خدا کے ساتھ اپنا شخصی وقت، یاددہانی کے نوٹس، بائبل سٹڈی نوٹس اور ان کی تیاری کو شامل کریں۔